



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طہارت اور پانی کے احکام

اجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کلمہ شہادت کے بعد اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے جو مسلمان اور کافر میں فرق کرنے والی ہے۔ نماز اسلام کا ستون ہے۔ روز قیامت سب سے پہلے اسی رکن کے بارے میں محاسبہ ہوگا۔ اگر نماز درست اور مقبول قرار پائی تو اس بندے کے دیگر اعمال بھی درست قرار پائیں گے۔ اور اگر یہ مردود ہوئی تو دوسرے اعمال بھی مردود ہوں گے۔

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر مختلف انداز میں نماز کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی جگہ پر نماز کی اقامت کا حکم دیا ہے اور کسی مقام پر اس کی اہمیت و حیثیت کو اجاگر کیا ہے کبھی اس کا اجر و ثواب بیان فرمایا ہے اور کہیں نماز کو صبر کے ساتھ مل کر دونوں کے ذریعے سے مشکلات و مصائب میں استعانت کا حکم دیا ہے۔

ان وجوہات کی بنا پر نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کی ٹھنڈک انبیاء کا زیور اور نیک بندوں کا شعار ہے۔ علاوہ ازیں نماز بندے اور اس کے رب کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے۔ نماز انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ نماز کی صحت کا دار و مدار اس امر پر ہے کہ نماز حکمی اور حقیقی نجاست سے حسب طاقت پاک و صاف ہو اور طہارت کا اہتمام کرے جس کا ذریعہ پانی نہ ہو تو اس کی قائم مقام مٹی ہے۔

فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہ کا ہمیشہ سے یہ انداز رہا ہے کہ دینی مسائل میں سب سے پہلے طہارت کے مسائل بیان کرتے ہیں کیونکہ جب کلمہ شہادت کے بعد نماز دیہ نگار کا اسلام میں مقدم قرار پائی تو مناسب سمجھا گیا کہ نماز کے مقدمات کا پہلے ذکر ہو۔ ان مقدمات میں طہارت بھی شامل ہے جو نماز کی چابی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

"مفتاح الصلوة الطہور"

"نماز کی چابی طہارت ہے۔" [1]

اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث و نجاست نماز سے مانع ہے۔ حدیث و نجاست ایک تالا ہے جو پاک شخص کو لگ جاتا ہے۔ جب وہ وضو کرتا ہے تو کھل جاتا ہے۔ طہارت نماز کی اہم ترین شرط ہے اور شرط مشروط سے لازماً مقدم ہوتی ہے۔

طہارت کا لغوی معنی ہر قسم کی گندگی سے پاک و صاف ہونا ہے جب کہ شریعت میں اس کا معنی و مضموم یہ ہے کہ انسان حکمی اور حقیقی نجاست کو زائل کرے۔

واضح رہے کہ حکمی نجاست تب ختم ہوتی ہے جب کوئی انسان پانی کے استعمال کے ساتھ نیت کو بھی شامل کر لے۔ اگر حدیث اکبر یعنی غسل واجب ہے تو پورے بدن پر پانی استعمال کرے اور اگر حدیث اصغر ہے تو چار اعضاء (چہرہ ہاتھ، سر اور پاؤں) پر پانی استعمال کرے۔ اگر پانی نہ ہو یا پانی ہو لیکن اس کے استعمال سے عاجز ہو تو پاک مٹی سے تیمم کرے۔ جس کی تفصیل آگے بیان ہوگی۔ "ان شاء اللہ تعالیٰ۔"

اس مقام پر ہمارا مقصد پانی اور اس کی صفات بیان کرنا ہے اور بتانا ہے کہ کس قسم کے پانی سے طہارت حاصل ہو سکتی ہے اور کس سے طہارت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأَتَيْنَا مِنْ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝ ۴۸ ... سورة الفرقان

"اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ پانی اتارا۔" [2]

مزید فرمایا:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝ ۱۱ ... سورة الانفال

"اور آسمان سے تم پر بارش برسا رہا تھا تاکہ تمہیں اس کے ذریعے سے پاک کر دے۔" [3]

طہور وہ پانی ہے جو خود پاک ہو اور دوسری چیز کو بھی پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ وہ اپنی قدرتی صفات کا حامل ہو۔ خواہ آسمان کا پانی ہو جیسے بارش، برف اور ازلے، یا زمین پر جاری ہو۔ جیسے دریا چشے کنوئیں اور سمندر کا پانی یا

قطروں کی صورت میں ہو جیسے تسنیم وغیرہ یہ پانی کی ایسی انواع ہیں جن سے حدث و نجاست زائل ہو جاتی ہیں اور طہارت حاصل ہوتی ہے۔ اگر ایسے پانی میں نجاست شامل ہو جانے کی وجہ سے تبدیلی رونما ہو جائے تو اس سے بالا جماع طہارت حاصل نہ ہوگی البتہ اگر اس قسم کے صاف پانی میں کوئی پاک چیز شامل ہو جائے اور اس کی تین صفات (بہذا نقہ اور رنکت) میں سے کوئی صفت تبدیل ہو جائے لیکن پانی پر اس کا غلبہ نہ ہو تو اس کے بارے میں اہل علم کی دورائے ہیں۔ صحیح رائے یہی ہے کہ ایسے پانی سے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اگر قلیل یا کثیر مقدار میں کسی پاک چیز کی ملاوٹ سے پانی میں تغیر واقع ہو جائے مثلاً: اشنان صابن بیری کے پتے خنطی مٹی یا آٹے وغیرہ کی ملاوٹ ہو جائے یا کسی ایسے برتن میں پانی رکھ دیا گیا ہو جس میں بیری کے پتوں یا خنطی مٹی وغیرہ کے اثرات ہوں اور وقت گزرنے کے ساتھ پانی میں رنکت کی تبدیلی رونما ہو جائے اور اس پر پانی کا اطلاق بھی ہوتا ہو تو ایسے پانی سے مستعلق علماء کے دو قول ہیں۔ [4]

پھر شیخ موصوف رحمۃ اللہ علیہ ہر ایک فریق کے دلائل نقل کرتے ہیں اور آخر میں اس قول کو راجح اور معتبر قرار دیتے ہیں کہ اس قسم کا پانی پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے اور وجہ ترجیح یہ بیان کرتے ہیں۔

کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَأَن تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ عَلَىٰ نَفْسِكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ مِمَّا رَسَسْتُمْ فَلَئِمَّ تَجِدُوا مَاءً يَّهْتَمُّوا صَبِيحًا يَغْتَابُوا مَسَاجِدَهُمْ وَيَذَرُوكُم... سورة النساء ۴۳ ...

"اور اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی ضروری حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے ہم بستری کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصہ کرو۔ پھر اس سے لپٹے چروں اور ہاتھوں پر مسح کرو۔" [5]

اللہ تعالیٰ کے فرمان (فَلَمَّ تَجِدُوا مَاءً) میں ماء کا کلمہ نکرہ ہے جو نفی کے سیاق میں واقع ہے لہذا جس پر پانی کا اطلاق ہوتا ہو اس سے طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔ پانی کی متعدد اقسام ہو جانے سے اس کے حکم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ [6]

جب پانی موجود نہ ہو یا موجود ہو۔ لیکن اس کے استعمال پر قدرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے مٹی کو اس کا قائم مقام قرار دیا ہے جس کا طریقہ استعمال سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان کر دیا گیا ہے۔ جس کا ذکر تیمم کے باب میں تفصیل سے ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ نے لپٹے بندوں پر یوں لطف و کرم فرمایا کہ تیمم کا حکم دے کر ان کی مشکل کو آسان کر دیا۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَأَن تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ عَلَىٰ نَفْسِكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ مِمَّا رَسَسْتُمْ فَلَئِمَّ تَجِدُوا مَاءً يَّهْتَمُّوا صَبِيحًا يَغْتَابُوا مَسَاجِدَهُمْ وَيَذَرُوكُم... سورة النساء ۴۳ ...

"اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی حاجت سے آیا ہو۔ یا تم نے عورتوں سے ہم بستری کی ہو۔ پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصہ کرو۔ پھر اس سے لپٹے چروں اور ہاتھوں پر مسح کرو۔" بے شک اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا ہے حد بخشنے والا ہے۔ [7]

ابن میرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "علماء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ پانی میسر ہو جانے کی صورت میں اس سے طہارت حاصل کرنا ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر نماز کی ادائیگی فرض ہے البتہ اگر پانی دستیاب نہ ہو تو مٹی سے تیمم کر لیا جائے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

فَلَمَّ تَجِدُوا مَاءً يَّهْتَمُّوا صَبِيحًا يَغْتَابُوا مَسَاجِدَهُمْ... سورة النساء ۱ ...

"پھر تمہیں پانی ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔" [8]

مزید فرمایا :

فَيَنْتَنِلْ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً يُطَهِّرُكُمْ بِهِ... سورة الانفال ۱۱ ...

اور آسمان سے تم پر بارش برسا رہا تھا تاکہ تمہیں اس کے ذریعے سے پاک کر دے۔ [9]

یہ امر اسلام کی عظمت کی دلیل ہے جو انسان کو حسی اور معنوی نجاست سے پاک و صاف رکھنے والا دین ہے۔ اسی طرح یہ امر نماز کی عظمت کا بھی شاہد ہے کیونکہ نماز کی ادائیگی دونوں قسم کی طہارت حاصل کیے بغیر ممکن نہیں۔

واضح رہے کہ معنوی طہارت سے مراد شرک سے پاک ہونا ہے جو عقیدہ توحید اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اخلاص کی بدولت میسر ہوتی ہے۔ اور طہارت حسی سے مراد حدث و نجاست سے پاک و صاف ہونا ہے جو پانی یا اس کے قائم مقام مٹی سے حاصل ہوتی ہے۔

جان لیجیے! جب پانی اپنی قدرتی حالت میں ہو اور اس میں کوئی چیز گرنے جائے تو ایسا پانی بالاجماع پاک ہے اور اگر پانی میں نجاست گر جائے جس کی وجہ سے اس کی تین صفات (بہذا نقہ اور رنکت) میں سے کوئی ایک صفت بدل گئی ہو تو یہ پانی بالاجماع ناپاک ہے جس کا استعمال ناجائز ہے۔

اگر پانی میں کوئی پاک چیز گر جائے مثلاً: درختوں کے پتے صابن اور اشنان وغیرہ نیز اس چیز کا پانی پر غلبہ نہ ہو تو ایسے پانی سے تعلق اہل علم میں اختلاف ہے صحیح بات یہ ہے کہ ایسا پانی پاک ہے اور اس سے حدث و نجاست زائل کر

کے طہارت و پاکیزگی حاصل کی جاسکتی ہے۔

اس بحث کا حاصل یہ ہے کہ پانی کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ پاک پانی جس سے طہارت حاصل کرنا درست ہے۔ یہ وہ قسم ہے جو اپنی فطری اور قدرتی حالت میں ہو یا اس میں کسی پاک چیز کی ملاوٹ ہو گئی ہو۔ بشرطیکہ اس چیز کا ایسا غلبہ نہ ہو کہ اس مرکب کو پانی کا نام نہ دیا جاسکے۔

2۔ ناپاک پانی جس کا استعمال جائز نہیں۔ وہ نہ حدیث کو ختم کرتا ہے اور نہ نجاست دور کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ ایسا پانی ہے جو نجاست گرجانے کی وجہ سے متغیر ہو گیا واللہ اعلم۔

[1]۔ سنن ابی داؤد الطہارۃ باب فرض الوضوء حدیث: 61 وجامع الترمذی الطہارۃ باب ما جاء مفتاح الصلاة الطہور۔ حدیث: 3۔

[2]۔ الفرقان: 48-25۔

[3]۔ الانفال: 8/11۔

[4]۔ اشنان اور خطمی دونوں پودے ہیں جن کے پتے پانی میں ابالے جاتے ہیں۔ پھر اس پانی کو ہتھی طرح صفائی حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

[5]۔ المائدہ: 5/6۔

[6]۔ مجموع الفتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ 21/24-25۔

[7]۔ النساء: 4/43۔

[8]۔ المائدہ: 5/6۔

[9]۔ الانفال: 8/11۔

حدامہ عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

جلد 01: صفحہ 23